

۱۴۶
 نرین کے دکھائے جو انان جدیدی
 غل تھا انم از و مبارک بود انفری
 کو چھ خطبہ بھی کہ رہتے نام آدمی
 پرین آہ سے دیکھتے دیکھتے بھی

۱۴۷
 کھنڈ تھا اون علم فزاد و نور نام
 دل خطبہ و شہ جوں کا سوز و غم نام
 نیکل بیان بنا خاتمان شہر نام
 سو گیا خطبہ سنا خاتمان کے انور نام

۱۴۸
 بولہ ہوا کہ ہرگز خطبہ انان بی ہے
 جس سے ہیں سب نوالہ سو خاتمان بی ہے
 عود از فوج خطبہ کا نشان بی ہے
 خفا و سوزندگی کون مکان بی ہے

۱۴۹
 پینیت سنی جو سکینہ نے بابا
 عیاش کی ولگے کیا و سکون بیار
 بزرگ سے سٹھ نکال کے بولنے کلخار
 خطبہ سے پہنچنے کی سفارین سے جوار

۱۵۰
 ابن علی کے بخت رسالے رسالی کی
 پائی حکم کے پورے دین خدائی کی
 عزت و بھالی جھانے عابنا جھانے
 کی بھی نشان دہی جو نشان خدائی کی

۱۵۱
 مطلع
 تھن کیا جو نام یہ سلطان مہم نے
 خلتے فلک کے کہ دیکھنے خالی نجوم نے
 زبیر کہ راہین کیا فوج شہر نے
 غل حضور کو نشان دیا فوجی نے

۱۵۲
 خاطر مری بھی قبلہ ابرار کی ہے
 بابا مرے چچا کو علمدار کی ہے
 نرس کر بکار شاہ تانے فلکی کو
 لیک کی مادی بہادر نے جھانے کو
 دان علم کا اور کے جلال پستیوں کی کو
 خدیوی ہونے یاد والا باری کی کو

۱۵۳
 نظرون سرور اورج ترف کے قریب تھا
 بنجیر سپاہ بختی کا نصیب تھا
 بڑے دہشت کرت غضب کا سنہم ہوا
 خطرات برتے جس نے علم ہوا
 جھنڈا ناز سے شہرین کا نام ہوا
 درویش گستر باروزی شاہ کا نام ہوا

۱۵۴
 ان کے درق پہ جنگ کے آئین کھنچ گئے
 ہندی سرور بیان عربی زمین کھنچ گئے
 مطلع
 جاسوس نے خبر کی جی کے رسالے
 کسی گھٹ گھٹ کی سہم علم ان کے
 تازہ بردان سے ہر کیا کھنچ گئے

راہت تھا باکہ قاصد رت انام تھا
 گو یا علم کے شقے میں غازی کا نام تھا

وہ وقت ہو دیکر محنت سہا کروں
 درو کہ حسین کا ٹھہر کیا کروں

وج خدا کو نہر سو دوری نصیب ہوا
 شہر کے کیا مضائقہ کو تر قریب ہی

۵۶۱
 آگاہانِ افسانہ کی صد ناکھ کی
 آواز میں شب کی عتوق کی
 علی گھنچے کیان کی آواز کی
 سیرت میں نوبی و جنوبی جب

۵۶۰
 اصطبل میں سرخیم مباری عیان ہوئی
 زہرا نے غنیمت کی سولوی عیان ہوئی
 معبود کی منسبت مباری عیان ہوئی
 تصویر کا نام ناقویاری عیان ہوئی

۵۶۳
 اکبرین جہنم میں خاک و آتش کی آگمان
 دستِ نجات کی صفت آئی ہواری بظلمت
 اللہ کی دروید کی دریا کی آگمان
 اللہ کی طرف نظر نہ کرنا پھر کر جان

۵۶۲
 دن کے درق پہ پہنگ کے آئین کھینچ گئے
 ہندی سردہ بیان عربی زمین کھینچ گئے

۵۶۴
 وہ باد یا تھا گلے میں بالکل سخی کا ہاتھ
 جس کو نہ بانے جزیرہ قدرت کسی کا ہاتھ

۵۶۳
 آئینہ ہو کے شرح کا آئین رہ گیا
 رستوں پر کھر جھاگ گیا دین رہ گیا

۵۶۱
 اوکھڑا ہوا کہ جس نے ان کی ناکھ کی
 چالوں سے نکل کر کان میں آگے
 نکل کر کان میں آگے نکل کر کان میں
 چھوٹے ہاتھ کے لئے نکل کر کان میں

۵۶۱
 عتق میں بسکتے تیرنوں سے وہ شہنشاہ
 سونامی کو پہنچا بھی پہلے پیش تھا
 دلالتِ شہنشاہ کی سب آرزوئیں تھا
 قدرت میں وہ بھی تھا کلمہ دہن تھا

۵۶۳
 ان ظالموں کو غازیوں کی قوت میں
 چالوں سے نکل کر کان میں آگے
 نکل کر کان میں آگے نکل کر کان میں
 چھوٹے ہاتھ کے لئے نکل کر کان میں

۵۶۲
 مستون سے اٹھل ٹیٹھہاں خفقے کیے
 طوبی کی حدیبیوں نے یاں چھپے کیے

۵۶۴
 طہر قدم میں ایک مہینے کی راہ تھی
 رویت ہلال نعل کی اسپر گواہ تھی

۵۶۳
 جھاگیں جہاں جہاں زمینیں دریا گئیں
 زندوں کو گھر تو مردوں کی قبریں بل گئیں

۵۶۱
 تو اکھڑا لوں کا تیرنوں میں
 تو پہنچیل سے بھی سونامی ان ہوا
 رکتے پہنچیل سے بھی سونامی ان ہوا
 نیک وقت ناکھ کی نکل کر کان میں

۵۶۲
 فلکے یا علی شہر صفد ہوئے سوار
 ہٹ کر خطاب علی اکبر ہوئے سوار
 عاتق کے ایت خیر ہوئے سوار
 جہنم میں سوار رہا ہوئے سوار

۵۶۳
 آؤد گاہ آؤد فوج آؤد
 آؤد گاہ آؤد فوج آؤد
 آؤد گاہ آؤد فوج آؤد
 آؤد گاہ آؤد فوج آؤد

۵۶۲
 روکش خدا کی فوج سے کھوئے
 گری ہی ہو چھوٹے فوج سے کھوئے

۵۶۴
 جان نیکس پیدل آگے جلو میں ہم چلے
 کے کہ یہ فوج لڑنے کو شاہ آگے چلے

۵۶۳
 لشکر تمام ہو گیا نصف التہار تک
 فوج اک طرف شہید ہو گیا شہر آتک

۱۶۶
 جھوٹے کفن خاک میں پھینکا جاوے گا
 کہوارہ نہ نام میں جو کفن طبعی و واقفکار
 اعلان کا خون بنے اور کفن تو بنی کیا بار
 جسے بغیر دودھ کے پچھوئے تیار

۱۶۷
 رغبت کو راہ عین علی چو کی گئی
 تفسیر نے عین تکلف میں ہاتھ دھوپ
 پھر تفسیر نے پچھوئی کسی سوئے زرم کہ
 ملا در آسمان سے پیکر اوارہ

۱۶۸
 کجاوین میں ہونے کی کجاوین کی کجاوین
 کجاوین میں ہونے کی کجاوین کی کجاوین
 کجاوین میں ہونے کی کجاوین کی کجاوین
 کجاوین میں ہونے کی کجاوین کی کجاوین

۱۶۹
 یوں جھوٹ کر نیام نکل آئی انہم سے
 جس طرح اشک صاحب نام کے چشم سے
 نوزاد سے سمٹ کر لیں اک نقطہ بن گئے
 خالی فقط ہلال بچھو کا تھازین کا

۱۷۰
 اور نیبا سیاہ دماغ ملام
 تو بن گئے زلفوں کی بیان کبھی کبھی
 اور نیبا سیاہ دماغ ملام
 تو بن گئے زلفوں کی بیان کبھی کبھی

۱۷۱
 دل بہریشوا گیتے تیغ دو دم چلے
 سراوٹھ گئے گردنوں سے مثال قدم چلے
 دل بہریشوا گیتے تیغ دو دم چلے
 سراوٹھ گئے گردنوں سے مثال قدم چلے

۱۷۲
 تیغ و نیام سے تھر تھر گشت و طعن
 تیغ و نیام سے تھر تھر گشت و طعن
 تیغ و نیام سے تھر تھر گشت و طعن
 تیغ و نیام سے تھر تھر گشت و طعن

۱۷۳
 پر واز شاخ سدرہ سے کی جبرئیل نے
 محراب سے بلند کیا سر خلیل نے
 پر واز شاخ سدرہ سے کی جبرئیل نے
 محراب سے بلند کیا سر خلیل نے

۱۷۴
 پوچھو تھی وہ تیغ سنسینا کی کجاوہ
 پوچھو تھی وہ تیغ سنسینا کی کجاوہ
 پوچھو تھی وہ تیغ سنسینا کی کجاوہ
 پوچھو تھی وہ تیغ سنسینا کی کجاوہ

۱۷۵
 وہ تیغ و زوریاں جو ہوئی آگ لگانے
 یہ غلط نیام کے غبار مریاں بلند
 پوگا کجف میں وہ کا جس بد نشان بلند
 پوچھو تھی وہ تیغ سنسینا کی کجاوہ

۱۷۶
 پر بیان نہا یہ ہمت شاہ ردا کی ہے
 حاجت ہمیں خدا سے پر جب خدا کی ہے
 پر بیان نہا یہ ہمت شاہ ردا کی ہے
 حاجت ہمیں خدا سے پر جب خدا کی ہے

۱۷۷
 ان مصلوں کے بعد شہادت کا وقت ہے
 وہ فاض مستون کی شفاعت کا وقت ہے
 ان مصلوں کے بعد شہادت کا وقت ہے
 وہ فاض مستون کی شفاعت کا وقت ہے

۱۷۸
 غالب پر سب پر کیا ہو ایسا حسین ہے
 سمجھو تو دل میں کس کا تو اس حسین ہے
 غالب پر سب پر کیا ہو ایسا حسین ہے
 سمجھو تو دل میں کس کا تو اس حسین ہے

۱۷۹
 کھینچا یہ نقشہ تیغ شہر قلعہ گیر نے
 از در کوڑو کیا ہے جناب امیر نے
 کھینچا یہ نقشہ تیغ شہر قلعہ گیر نے
 از در کوڑو کیا ہے جناب امیر نے

۱۸۰
 کھینچا یہ نقشہ تیغ شہر قلعہ گیر نے
 از در کوڑو کیا ہے جناب امیر نے
 کھینچا یہ نقشہ تیغ شہر قلعہ گیر نے
 از در کوڑو کیا ہے جناب امیر نے

حکم ۱۱
ناگاہ ستارہ بیجا ایک پہلووان
پہلووان کی دل و نشین پہلو و جوان
نست و بنا و خاسیان قاریان
ایسے اور کسی کو پہلووان و جوان

حکم ۱۲
پسپا پور پور میں عرب جا کہ خند بار
جب ہم نے کوچ ہوئی صاف انکار
چلتی تھی رات ہی صبح نا بکار
دو دو قدم بنا دین پورین و انکار

حکم ۱۳
بہون کو ابھی صبح نہیں ہوئی
دریا کو ابھی جاہ سے اصل ہوئی
بلبے سے کسی کی جو زمین مال پہلے
نظر سے کہ زمین میں پہلے پہلے

پہلے بیان نام و نسب بنا سب کیا
اشیاد ہم نے شہرون میں الی ہر دین کی
دریافت پھر حسین سے نام و نسب کیا
نقش قدم ہمارا سپر ہے زمین کی

حکم ۱۴
نہا یا یادگار سب کا قافلہ
بیتیں خار غریبوں میں کج عیون
صندوق میں ہم نے نظم سے جلدیل ہوں
منہ زوہ ملا کہ وہ سب کیسے ہوں

حکم ۱۵
پہلو ہمارا سنانا کا جو روزیہ ہوا
ایمان روزیہ کا ہمیں اک روزیہ ہوا
ذریعے آفتاب ہوا کہ سے ہم ہوا
حسرت میں نہ تھی وقت نہ توں سے ہوا

حکم ۱۶
کیا بل تھی داخلہ اعلیٰ کو جو کج عیون
جاد علی بھیجی تھی جو کج عیون
عالم کے ہر گوشے میں ہم ہوں
ہم نے کھینچے زیادہ ہیں سب کو

حسن البلاء ہر وطن اپنا جہان میں
ہم رنگ آل سے ہر قوم کی جناب میں
آہا صحیفہ حق کا ہماری زبان میں
سن اہل بیٹی آیا ہر مسلمان کو باب میں

حکم ۱۷
میں کھینچتی تھی ہر سرکان کا فخر
شہیدانہ لالہ ہوں تو نشتر و ان کا فخر
کرتی تھی آبدون و نعل خلیان کا فخر
سچے گاؤں و شہر کا فخر آسمان کا فخر

حکم ۱۸
میں نے سیکھا کہ روزیہ بنا دین ہے
نقشہ چھو جو کج عیون سے کج عیون
پہلو ہوں توں سے کج عیون سے کج عیون
پہلو ہوں توں سے کج عیون سے کج عیون

حکم ۱۹
خطیب ہمارا نام اہل است سے ہے کج عیون
خطیب کا فخر ہوں توں سے کج عیون
سنت کا کلمہ ہر شہادت سے ہے کج عیون
سنت کا کلمہ ہر شہادت سے ہے کج عیون

قام و نسب و قدر عجم اور عرب کی ہے
ہم تو بہار گلشن صبر و ثبات ہیں
رہنم بہاری ذلت سے نام و نسب کی ہے
ہم شہسوار تو سن و العادیات ہیں

حکایت اولیٰ

<p>۱۶۴</p> <p>ایمان و توبہ سے جان بچاؤ نفس کی نفسانیت سے بچو ان نیکو اعمال سے جو ان نیکو اعمال سے جو</p>	<p>۱۶۵</p> <p>ارستو کی حکایت کہ وہ تین سو سال کی عمر میں گزران کے تین سو سال تین سو سال کی عمر میں</p>	<p>۱۶۶</p> <p>سب سے کم عمر نے تین سو سال اس کی ایک خصوصیت تھی ایک خصوصیت تھی اسفند باد و بہمن و سہرورد</p>
<p>۱۶۷</p> <p>پہلے چار تین ہر ایک عالی وقار ہیں جیسے کہ وہ ایک ہر اور حرف چار ہیں</p>	<p>۱۶۸</p> <p>سہ ماہیہ تر کیش اور سکا کہ سب تیر گریٹے کانپا یہ پھیل کہ جو ہر تین تیر گریٹے</p>	<p>۱۶۹</p> <p>مل کر ٹو دو گرتہ نہریت ہر صاحبو اس پر بھی فتح ہو تو عظیمت ہر صاحبو</p>
<p>۱۷۰</p> <p>بڑا وہ صاحب کہ دوست تین سو سال جس کا ہر سو سال ہر سو سال</p>	<p>۱۷۱</p> <p>تین سو سال کا زور کیا تین سو سال تین سو سال کے تین سو سال</p>	<p>۱۷۲</p> <p>تین سو سال کے تین سو سال تین سو سال کے تین سو سال</p>
<p>۱۷۳</p> <p>بڑا وہ تینوں کے تین تیر تیر تیر دو بار سات آئیہ الحمر آئے تین</p>	<p>۱۷۴</p> <p>پھر خود مثل رنگ پریدہ ہوئی تھا خود اک طرف زرہ کا بھی دیدہ ہوئی تھا</p>	<p>۱۷۵</p> <p>بچے میں شاہ کے ہر تو گرم لاف تھا رویت کی وجہ یہ تھی کہ مطلع بھی صاف تھا</p>
<p>۱۷۶</p> <p>تین سو سال کے تین سو سال تین سو سال کے تین سو سال</p>	<p>۱۷۷</p> <p>تین سو سال کے تین سو سال تین سو سال کے تین سو سال</p>	<p>۱۷۸</p> <p>تین سو سال کے تین سو سال تین سو سال کے تین سو سال</p>
<p>۱۷۹</p> <p>تین سو سال کے تین سو سال تین سو سال کے تین سو سال</p>	<p>۱۸۰</p> <p>تین سو سال کے تین سو سال تین سو سال کے تین سو سال</p>	<p>۱۸۱</p> <p>تین سو سال کے تین سو سال تین سو سال کے تین سو سال</p>

<p>۵۹۳ نیک نیت سے نہ تو نے انکی پہلے کو یہ کہہ دیا جانے انکی ہر فرد نیرہ کی ہر گھونٹے انکی اعلیٰ کے اہلیت نہیں بلکہ ہونے انکی</p>	<p>۵۹۶ جو پہلو سلسلہ تھا آنکھ چلیوں کا جلال پسینہ ڈھکھڑکی تھی تو سینہ کے جلال جو بیہوش طائر ان کی کہ کا تھا کھول صلیح دل حسنیوں کا اصل میں بالکل</p>	<p>۵۹۹ اہل نینوں نہ تو جو کسی بھی بکار کیا بوتا تھا جگہ میں طوطی زانقار رت لال لڑو لالیت اسلام نہ ہوا مدینہ کو آیا بیل سدر نہ ہوا</p>
<p>گردن بلا سے تیغ روان کھیلنے لگی نوالہ کے سروں پر اجل کھیلنے لگی</p>	<p>حقی راست گو وہ تیغ بیرون جہاں چھا جتنا ہو بیا تھا وہ جاری زبان پہ تھا</p>	<p>دل قدسیوں کا اسکے ہنر کھونٹے لگا طوطی کے ساتھ آئینہ بھی ہونے لگا</p>
<p>۵۹۲ سایہ زار تو بولی سن جہاں میری سنا چلی بچیلے مہربان ہوئی میں میری سنا چلی لگا کر عروج کو کھل میری سنا چلی آواز دی بسبوی اجل میں میری سنا چلی</p>	<p>۵۹۷ کہ اس سرور کی تو ہوں یاد گاہ اس عاشق بھی یوں نہ کو وہ مستحق تیرے دنیا بھی یوں نہ کچھ سے دنیا کے اس بیاں میں توں سے کہ اسے نہ ہے</p>	<p>۶۰۰ اس صفت میں تیرے سوز تک کہ تھی روشن صورت میں تو تک کہ تھی ہر خار تیرے کو کھل تک کہ تھی تیرے عروج گاہ میں جو تک کہ تھی</p>
<p>ہلجائے تھے زمین و فلک اور تیغ میں کستی تھی موت کون پڑے تیرے تیغ میں</p>	<p>سر تھے جدا تیغ امام عراق سے بیت گر رہے تھے خاک پہ کعبہ کطاق سے</p>	<p>روپوش ریت میں تھیں لب جو کھلیا دریا میں جا کے تھیں تھیں بازو کھلیا</p>
<p>۵۹۵ دم مارا جسے صاف سوز سکا نام کیا باغیروں نے جہاں نہ وہ حسین کیا اوس میں آئے موت کا پادوم کیا رفقہ ہی ہر تیغ زلفش عام کیا</p>	<p>۶۰۶ تھے کہ اس جسم پر شمشیر تبار پوچھا کہ تیری بیت نکالی جو زانقار فردیوں کے نسل باجی تھے طلعے جا دو ذرا انقا میں بوی تھیں نہ کیا</p>	<p>۶۰۱ سایہ و نیم گاہ نہ وہ جو وہ نیم رتو کا بیان تھا سہا پہ کیا ہر جا چلا گیا تھا جا بسو وہ نیم سینے میں دل تو جان میں ہر گاہ نہ وہ نیم</p>
<p>رخت بدن عین دن کافی الفور کچھ نہ تھا پانی کا بلبکہ بھافہ طاور کچھ نہ تھا</p>	<p>سر کو نہ وصل تیغ سے اصلا در تیغ تھا کیا سب کی نہ توشت یہ صراع تیغ تھا</p>	<p>دن خوب اسکے کارٹ کے لذت سمجھا تھا کستی تھی جو گھڑی وہ غنیمت سمجھا تھا</p>

دفعہ ۳
 نعت کا قافیہ ایک سو چالیس چنانچہ
 تفسیراً تیسرا الہ اسطر موعون
 یا کہہ اسکا بھل تھا خوش ظالموں کا خون
 عدوت تھی کون ایسی بی بیوں کا خون

دفعہ ۴
 یا ان کہ تو ہو عصیان درم جہاد
 یہ زندہ اور وہ مردہ جو نہ سدا فریاد
 کیا کیا کمال کھتی تھی شمشیر نیشور
 جو کبیر کو کسنان خود وہ بڑی یاد

دفعہ ۵
 اب یوں بیان کرے تین ایسا بقیار
 فاش تین تین روز کے کی تھی جو کا نزار
 گھوڑے سے بھڑکے لگے جس نے جھار
 اس ساخت ابن تیغ خطے کیا دہر

بیدار ہوئی تھی کافروں کا خون ہمارا
 ہمراہ آب کھتی تھی اپنے ہمارے کو

دشمن کو قید آب و خورش سے چھڑا دیا
 کاسے زبان کے لئے تھے قدر پراس کی

بیدار ہوئی تھی کافروں کا خون ہمارا
 ہمراہ آب کھتی تھی اپنے ہمارے کو

دفعہ ۶
 اس سے کوئی مہلو سے ان جان چھٹیا
 جلد نہ زہ نہ زوش ووش ان چھٹیا
 باقی کمان بس تین تیر بیان چھٹیا
 چھٹے کو اس سے خون کاواہان چھٹیا

دفعہ ۷
 تیر سو ہی تھا تیر ہی موت انغیا
 تیر کا نہ تیر و تیر کا ہوا موت انغیا
 زینت الخطیہ تھی موت انغیا
 جلا رہے تھے تو دل موت انغیا

دفعہ ۸
 اس کے تیرا دس تھا کابیان و مصیباہ
 تیر بیوں کے دل پوچھ گئے کی جاگواہ
 جیوں کی صفوں سے کجا ایک وسیباہ
 چھٹی گال انہیں تیرا ہوا ہواہ

اک بو ند بھی نہ خوف کے مار نہ کل سکی
 اسکے حضور و بار لہو کی نہ چل سکی

میدان تیغ ناب جیدر کے ہاتھ تھا
 میدان جنگ تیغ دو سپیکر کے ہاتھ تھا

سینے سے بھل ہوں سے صد انگلی باغی
 اور کانپ کر اگر اخلت مرقضا علی

دفعہ ۹
 اسکے خیال سے ایسے بول چلے چین
 ڈر تو آیا در و دل چاک کے قرن
 یعنی خیال تیغ کا جی میں نہ کو چین
 جس سے ہے چاک قیادت پاپ چین

دفعہ ۱۰
 گناہ آفتاب پتہ کی نظر ٹھہری
 کچھ آگ میں عدو وفا کی بر ٹھہری
 خنجر کے اشتیاق میں تیر ٹھہری
 وصل کے شوق میں تیر انسو ٹھہری

دفعہ ۱۱
 وہ او وہ بھابھیت کی وہ چین نا زین
 وہ وہ جہاں سے وہ سنیہ وہ چین
 ہلے فلک تھیں تھیں اور سحر سورین
 سا جو بوجھ تیغ میں تھیں سورین

پوچھا ملک سے تیغ کا سایہ نکل گیا
 وہ بولی مان تو آنکھوں میں جلا چل گیا

کیا دخل تیغ کو تھا مزاج امام میں
 مگر نظر کی اور مر آئی نیام میں

اچھل چھپوں کہ بھول سے نہ پوچھو
 آج رو رہی ہیں دعا لگو دیتے تھے

<p>۱۱۱۳</p> <p>جنت میں رسولوں کی قبروں کے ساتھ دنیا میں رسولوں کی قبروں کے ساتھ ان میں سے کئی ایسے ہیں جن کا نام یہ ہے جس نے علیہ السلام</p>	<p>۱۱۱۴</p> <p>باقی کوئی نہ اپنے چاہے جہان ربی ایک شے جو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو محض ان کی شے تعلق سے زبان ہی نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو</p>	<p>۱۱۱۵</p> <p>صاحب کے لئے اور بھی کچھ نہیں جس کا وہ تھکا وہ خرابی دیکھ ہی آہ تیغوں میں نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو بیخبر تھکا ہوا ہے کہ زیادہ یا اور</p>
<p>۱۱۱۶</p> <p>گھٹے میں بے صاحب جو ہیں ان کا نام اور ہے میں تھا اور نہ تھا اس میں نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو ہزاروں ہی جو وہ ہیں ان کا نام</p>	<p>۱۱۱۷</p> <p>نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو ہر ایک کو کسی کو کسی کو کسی کو ہر ایک کو کسی کو کسی کو کسی کو ہر ایک کو کسی کو کسی کو کسی کو</p>	<p>۱۱۱۸</p> <p>آئی ناز اور صبر تحمل بیان نہیں تیغوں کی ضرب میں تیغوں کی ضرب کی عورتوں اور مردوں دونوں میں قابل اس انجان سے تیغوں کی ضرب</p>
<p>۱۱۱۹</p> <p>ان فتنہ گروں نے کیا اور کون گلسار اک مرتبہ چاہئے کہ فریاد اذاب نار آ رہا ہے زندہ دفن کیا گیا ہے گلسار یوں طرز تو ہے قتل کیا اور کون گلسار</p>	<p>۱۱۲۰</p> <p>پیش کے اپنی فوج سے اور سے کہ ان کا لے جاؤ اور میں نہیں لے جاؤ کہ ان کا جن فتنہ گروں نے دفن کیا اور کون گلسار اپنی نہ کہی بار کھو نام کو نشان</p>	<p>۱۱۲۱</p> <p>دولت تو اب صبر کی یہ درد کھو گے گا یاں تو نہ ضبط تجھ سے ہوا ہے نہ ہو گے گا</p>
<p>۱۱۲۲</p> <p>ان بات عاقلوں سے شرف نہیں ہو گے جو جیسے اوج قدر کے جویں ہو گے</p>	<p>۱۱۲۳</p> <p>تیغوں سے قیمہ قیمہ سراپا بدن کرو مر جا کے تو نہ دفن نہ غسل و کفن کرو</p>	<p>۱۱۲۴</p> <p>میں جانتا ہوں یا کہ مراد دل پہ جانتا دل سے زیادہ خالق عادل پہ جانتا</p>

۱۲۰
 حضرت حسینؑ میں سے ایک شخص اس جنگسار اور
 وہ درو اور وہ یہ تعلق کر دگا اور
 بیعتوں کی آج اور یہ کہ گویا اور
 بیعتی جو شاد اور یہ جو خبر کے دار اور

۱۲۱
 یزید نے حال حسین کے رو با و فاما دار
 یان حبیبی سے روئی سے کہ کو زرار
 بیعتوں کے گھاؤ پو پو بیعتوں کی بار
 بیعتی کے گھاؤ پو پو بیعتوں کی بار

۱۲۲
 حضرت حسین کا یہ حال تھا ان کا خون نہیں
 ہنتم سے نہیں لیا یہ وہ خاصہ قدر
 کشتاگ میں ملے تھے تھے یہ نہیں
 بیعتی کے کوئی بافتوں پر بافتا گھاؤ پو

۱۲۳
 میں جانتا ہوں یا کہ مراد دل ہو جانتا
 بہتر جھون سے خالق عادل ہو جانتا

۱۲۴
 یزید تم کیلئے جو شہر بیکس کو روڑ میں
 جتنے مرض میں ہیں سب مر ہوڑ میں

۱۲۵
 میں شباب میں کوئی بیٹیا سوا نہ تھا
 عباس سدا کوئی بھائی ہوا نہ تھا

۱۲۶
 آئی آئی کہ ہم یہ عیان سبک حال ہو
 نبی کے کمال خشتوں آئی حال ہو
 یہ جادو اور جادو کوئی سبک حال ہو
 یہ ان ہمارے فاطمہ کا ایک لال ہو

۱۲۷
 اب زیادہ بیعتی کے کا ہو مقام
 جن جنوں کو بیعتی کے کا ہو مقام
 وہ کہ تم گھاؤ پو پو بیعتوں کی بار
 بیعتی کے گھاؤ پو پو بیعتوں کی بار

۱۲۸
 ان عادلان میں سے بیعتی کے کا ہو مقام
 ظالم کو بیعتی کے کا ہو مقام
 بیعتی کے گھاؤ پو پو بیعتوں کی بار
 بیعتی کے گھاؤ پو پو بیعتوں کی بار

۱۲۹
 جس کو دکھ میں مشغول ہے شہر میں
 یان حبیبی و شکر کام ہے میری حسین کا

۱۳۰
 اتنا تو دفعہ دو کہ میں سدا کردوں
 اور اپنے رونے والوں کے خاطر دعا کروں

۱۳۱
 بیعتی کے گھاؤ پو پو بیعتوں کی بار
 بیعتی کے گھاؤ پو پو بیعتوں کی بار

۱۳۲
 انسان کی ایک بیان یہ ہے اس کے
 جو چہ آسمان نہ سرورن پر اس کے
 یہ آگودہ و شہر شہر شہر شہر شہر
 حسین سا پو پو بیعتی کے گھاؤ پو

۱۳۳
 حضرت حسین کا یہ بیعتی کے گھاؤ پو
 بیعتی کے گھاؤ پو بیعتوں کی بار
 بیعتی کے گھاؤ پو بیعتوں کی بار
 بیعتی کے گھاؤ پو بیعتوں کی بار

۱۳۴
 بیعتی کے گھاؤ پو بیعتوں کی بار
 بیعتی کے گھاؤ پو بیعتوں کی بار

۱۳۵
 چہرہ کھوں سے حجاب کا پردہ اٹھا دیا
 عاشورہ کو رکھا کامر قمع دکھا دیا

۱۳۶
 اک وہ میں قتل چھوڑی ہے ہوئے
 یان خاک پر میں چاند بہتر ہے ہوئے

۱۳۷
 بیعتی کے گھاؤ پو بیعتوں کی بار
 بیعتی کے گھاؤ پو بیعتوں کی بار

۱۲۹
 دھڑکا کر کڑکڑانے پر جان بڑھانے
 جلتی ہیں جلا اور زمین سو چھٹی زمین
 وان اور کھڑکھڑانے میں کھڑکھڑانے
 نہ کھڑکھڑانے میں کھڑکھڑانے

۱۳۰
 آیا جو بھون بولیں ہمہ کار واسطہ
 میں ہون بہن جو اب دھڑکا واسطہ
 خیر القسا کا واسطہ شہر کا واسطہ
 ہر جہاں لہزائی صغیر کا واسطہ

۱۳۱
 پین کر تھپہ بلا سنہ کو کیا
 جہاں کو لے کر گود میں چھٹی ہتھار
 بولی کہ سو دوش یہ کھڑو دہن
 ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر

جو سو گھٹی میں خون کے تھلے جوتے ہیں
 دل کی طرح سو کان کے بند رہیں ملتے ہیں

بھیا اور چلو چھین جہاں مکیا تین
 اور لو سکینہ جان بھئی ہر دور کی تین

ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
 جہاں سے بے نصب ہیں کی جہاں ہر

۱۳۲
 ہا خضر وہ چھو لگی زینب خذرا
 جن کی کل حسین ملے وامصیبا
 ان کا کھنڈ کر تھے اس کھنڈ خضر شاہ
 جھیل تھا ایک یون بوسٹا تھا ایک

۱۳۳
 ان سلطان سول گنا شہر کا جگر
 چپکے سے آنا بولے کہ تیر صبر
 نا نا جی لے دی تھی ہی وقت کی جگر
 بے حسرت ہو گا چر کر کی تو تیر

۱۳۴
 اتنے میں تازیا نہ تے اک شفیق
 اتنا ہی نہیں ہو روئے کو اگر کون
 لیکن ان جھل جہی زینب ہوئی جہا
 تیر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر

بچھ کر یہ چھ زمین یہ گلانی عمارتھا
 آلودہ خاک و خون میں ہمیر کا جادہ تھا

یاں رہ کے کیا کوین میں ظالم ستا زمین
 اگر جہاں سے صہار و زمین ہم طعی جا زمین

زینب سنبھل سکے تو کبھی سنبھال لو
 اب تو گلے سے جہاں کے باہر نکال لو

۱۳۵
 دوزی بابک کے اور زری زعفرانی
 رو کر کہا حسین حسن اور زری
 مشتاق بوئے کا ہوا تیر بی
 بیب بالکدہ سے کھلی بی

۱۳۶
 اس بابک کے کلام سے جہاں جہاں
 باہر گلے میں دال سے زینب زینب
 جہاں ہر غصہ ہی قسمت اور کئی
 ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر

۱۳۷
 جاؤ سہار و کھو گلے سے کاجکین
 الفت دکھا کھین و دل دکھا کھین
 بیوت مان کی اسوقت باجکین
 ایا کر کیا ارادہ کر ڈرہ دکھا کھین

اس بیکی سے مٹ کے بہن پر نگاہ کی
 عیش ہو گئی تو اسی سالٹ پناہ کی

مرنے ہو تم بھی ہائے زباں بند ہو گئی
 زینب نہ آج خاک کا بیونڈ ہو گئی

حضرت کہان لگی ہر ڈرہ سیاں کیجیے
 گھر جا کے اپنے درد کا در مان کیجیے

۱۳۱۶

دہ ماہی سے ایک بیہوش سو
جگہ بیہوشی کے کس پر یوں
سوانیلا کے چھوٹے گلاب
بہت سے اظہار و کلام میں

۱۳۱۷
شب گنگوں ہوا کشتان شب
تو شب کی کشتان گنگا بانشان
شب کی کشتان گنگا بانشان
شب کی کشتان گنگا بانشان

۱۳۱۸
شب گنگا بانشان ہوا کشتان
تو کشتان گنگا بانشان
شب کی کشتان گنگا بانشان
شب کی کشتان گنگا بانشان

سر پر تاروں سے کدل جان فدا کروں
کیونکہ اس سطح سے چو تم میں کیا کروں

آئی جو صبح زیور جنگی سنو ار کر
شب نے زرہ ستاروں کی رکھ دی ہمارے

رتبے سے سرفراز کیا آفتاب کو
عہدہ بہرہ دہی کا دیا آفتاب کو

۱۳۱۹

یہ کہ خیمہ گاہ کو وہ خستہ دل
یہ کہ بیخ بوسہ گاہ بیخستہ دل
یہ کہ بیخ بوسہ گاہ بیخستہ دل
یہ کہ بیخ بوسہ گاہ بیخستہ دل

۱۳۲۰
شب کی کشتان گنگا بانشان
شب کی کشتان گنگا بانشان
شب کی کشتان گنگا بانشان
شب کی کشتان گنگا بانشان

۱۳۲۱
شب کی کشتان گنگا بانشان
شب کی کشتان گنگا بانشان
شب کی کشتان گنگا بانشان
شب کی کشتان گنگا بانشان

کیا دیکھتی ہو مڑ کے دھڑواہر حسین
خولی چڑھا رہا ہر سنان پر حسین

محتاج ماہتاب ہو آب و تاب کا
باغ جہان میں بھول کھلا آفتاب کا

چہرہ تو دوسرا ہوں کا ایک جا ہوا
پرچر کا نام مہر سے روشن سوا ہوا

۱۳۲۲

ایک چمن میں شوقیاست ہر اور
اس نظم کی فکر کو راست ہر اور
یہ کہ بیخ بوسہ گاہ بیخستہ دل
یہ کہ بیخ بوسہ گاہ بیخستہ دل

۱۳۲۳
شب کی کشتان گنگا بانشان
شب کی کشتان گنگا بانشان
شب کی کشتان گنگا بانشان
شب کی کشتان گنگا بانشان

۱۳۲۴
شب کی کشتان گنگا بانشان
شب کی کشتان گنگا بانشان
شب کی کشتان گنگا بانشان
شب کی کشتان گنگا بانشان

آگے وہ دن کہ مہدی دین کا ظہور ہو
روشن ہو دین تیرا گری کفر دور ہو

خون شفق میں سرخ قضاے قلم کیا
ادھر خط و خال ہو زہر شہادت رقم کیا

نعرہ سنا اذان کا خام امام سے
ادھر قتلوا حسین کا گل فوج شام سے